نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام اور پوری امت کی طرف سے قربانی اور عمرہ کرنا

مجیب: ابوالفیضان عرفان احمد مدنی

فتوی نمبر: WAT-1806

تاریخ اجراء: 19ذوالحجۃالحرام 1444ھ/8جولائی 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا ایک قربانی نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام اور ساری امت کی طرف سے قربان کی جاسکتی ہے، اسی طرح ایک عمرہ بھی نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام اور ساری امت کی طرف سے کر سکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! ایک قربانی، یونہی ایک عمرہ نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام اور ساری امت کی طرف سے کیا جاسکتا ہے کہ یہ ایصالِ ثواب ہے اور ایک عمل کے ایصالِ ثواب میں جس مسلمان کو چاہیں شریک کر سکتے ہیں۔ خود نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ایک قربانی پوری امت کی طرف سے کیا کرتے تھے، وہ ایصال ثواب ہی تھا۔

اسی طرح یہ روایت بھی ہے کہ اپنی طرف سے ایک قربانی کر کے دعا کرتے: "اے اللہ! اسے محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے، محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی آل کی طرف سے اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی امت کی طرف سے قبول فرما۔"

اس کے تحت شارحین نے فرمایا کہ یہ قربانی آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی تھی اور اس کا ایصال ثواب آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی آل اور امت کو عطا فرمایا۔

سنن ابن ماجہ میں ہے "عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان «إذا أراد أن يضحي، اشترى كبشين عظيمين، سمينين، أقرنين، أملحين موجوءين، فذبح أحدهما عن أمته، لمن شهد لله، بالتوحيد، وشهد له بالبلاغ، وذبح الآخر عن محمد، وعن آل محمد صلى الله عليه وسلم"

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم جب قربانی کرنے کا

ارادہ فرماتے تو دو بڑے، فربہ، سینگ دار، چتکبرے اور خصی کئے ہوئے مینڈھے خریدتے، ان میں سے ایک اپنی امت کے ان لوگوں کی طرف سے ذبح فرماتے جو اللہ عزوجل کی توحید اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کی گواہی دیتے تھے اور دوسرا محمد اور آل محمد صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم کی جانب سے ذبح فرماتے۔(سنن ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، ج2، ص1043، حدیث3122، دار إحیاء الکتب العربیۃ)

مسلم شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ”أن رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم أمر بكبش أقرن يطأ في سواد، ويبرك في سواد، وينظر في سواد، فأتي به ليضحي به، فقال لها: «يا عائشة، هلمي المدية»، ثم قال: «اشحذيها بحجر»، ففعلت: ثم أخذها، وأخذ الكبش فأضجعه، ثم ذبحه، ثم قال: «باسم اللہ، اللهم تقبل من محمد، وآل محمد، ومن أمة محمد، ثم ضحى به“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ والے بکرے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلے، سیاہی میں بیٹھے، سیاہی میں دیکھے آپ کی خدمت میں حاضر کیا گیا تاکہ اس کی قربانی کریں فرمایا عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کرلو، میں نے کرلیا پھر آپ نے چھری پکڑی اور بکرا پکڑ کر لٹایا، اسے ذبح کا ارادہ کیا تو یہ دعا کی: بِسْمِ اللہ، الٰہی! اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قبول فرما" پھر اس کی قربانی کی۔(صحیح مسلم، جلد3، صفحہ 1557، حدیث نمبر 1967، دار احیاء التراث، بیروت)

مذکورہ حدیث پاک کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے ”ومن أمة محمد. قال الطيبي: المراد المشاركة في الثواب مع الأمة لأن الغنم الواحد لا يكفي عن اثنين فصاعدا اھ۔“ ترجمہ: امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے" علامہ طیبی نے فرمایا: یہاں امت کو ثواب میں شریک کرنا مراد ہے کیونکہ ایک بکری دو یا دو سے زائد افراد کی طرف سے کفایت نہیں کرتی۔(مرقاۃ المفاتیح، باب فی الاضحیۃ، ج3، ص1079، دار الفکر، بیروت)

اس حدیث پاک کی شرح میں مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن (المتوفی: 1971ء) ارشاد فرماتے ہیں: ”اس سے معلوم ہوا کہ اپنے فرائض وواجبات کا ثواب دوسروں کو بخش سکتے ہیں، اس میں کمی نہیں آسکتی۔ یہ حدیث کھانا سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرنے کی قوی دلیل ہے کہ بکری سامنے ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ثواب اپنی آل اور امت کو بخش رہے ہیں۔“ (مرأۃ المناجیح جلد2، صفحہ360، قادری پبلشرز، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net